ج: اجتماعی اعتکاف کے معنی یہ ہیں کہ ایک دو نہیں بلکہ زیادہ لوگ بھی اعتکاف میں بیٹھ سکتے ہیں۔ یہ اعتکاف انفرادی ہی ہوتا ہے اگرچہ ایک مسجد میں ۵۰، ۷۰ لوگ بیٹھے ہوں۔ رہی یہ بات کہ اس میں درس و تدریس اور وعظ و تربیت اور مطالعہ کا پہلو زیادہ ہوتا ہے تو یہ اعتکاف کے خلاف نہیں بلکہ یہ اعتکاف کا مقصود ہے۔ اعتکاف کا مقصد صرف یہ نہیں ہے کہ ایک آدمی اعتکاف میں ''مراقبہ'' میں مشغول ہو۔ رات کو کسی وقت مراقبہ بھی کیا جاسکتا ہے اور نماز میں مطلوب بھی یہ ہے کہ نماز اس طرح پڑھی جائے کہ گویا نمازی اللہ کو دیکھ رہا ہے۔ اگر دیکھ نہیں رہا تو یہ تصور تو حقیقت ہے کہ اللہ نمازی کو دیکھ رہا ہے بلکہ ہر ایک کو ہر حال میں وہ دیکھ رہا ہے۔ خواتین کا اعتکاف گھر کی مسجد میں ہے۔ گھر میں وہ جگہ جو خاتون نے نماز کے لیے مقرر کر رکھی ہو یا مقرر کرلے تو وہ اس کی مسجد ہے اور وہ وہاں معتکف ہوتی ہے۔ وہاں سے بغیر ضروری حاجات کے باہر نہ نکلے جس طرح مسجد میں معتکف مرد بغیر ضروری حاجت کے مسجد سے باہر نہیں نکل سکتا۔ (ع-م)

بغیر وضو کے قرآن مجید کی تلاوت

س: ٹیلی ویژن کے ایک پروگرام میں ایک فاضل مقرر نے کہا تھا کہ اسلام میں صرف نماز باوضو ہوکر پڑھنا ضروری ہے۔ اگر انسان کا جسم اور کپڑے پاک ہوں تو ہاتھ صاف کرکے قرآن مجید کی تلاوت کرسکتا ہے۔ کیا اس کا جواز ہے؟

ج: ائمہ اربعہ امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک بے وضو آدمی قرآن پاک کو کسی رومال وغیرہ واسطے کے بغیر نہیں پکڑ سکتا۔ اس کے لیے دلیل کیا ہے؟ بعض فقہا نے اس کے لیے قرآن پاک کی ایک آیت لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝ (الواقعہ ۵۶:۷۹) کو دلیل بنایا ہے۔ آیت کا معنٰی یہ ہے کہ ''قرآن کو مَس نہیں کرتے مگر پاک کیے ہوئے لوگ''۔ بعض نے کہا ہے کہ اس آیت کا تعلق فرشتوں سے ہے کہ وہ پاکیزہ نفوس ہیں جو قرآن پاک کو اپنے ہاتھوں میں پکڑتے ہیں۔ آیت مذکورہ سے اس مسئلے کے استنباط میں تو اختلاف ہے لیکن اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ قرآن پاک کو بے وضو آدمی مرد یا عورت مَس نہیں کرسکتے۔ یہ مسئلہ احادیث سے بھی ثابت ہے۔